رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر۔ غلام نبی

قیمت ایک پیسہ

جلد ۲۲	مورخہ ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۵۳ ھجری	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۲۱

احراریوں کا چیلنج قبول کرنے سے کھلا فرار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو ۱۹ مارچ کے "الفضل" میں "احراریوں کو چیلنج کہ آؤ اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیوں میں مقابلہ کر لو" کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور نے سچے اور جھوٹے میں امتیاز کرنے کے متعلق قرآن کریم کا معیار پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میں کہتا ہوں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک کرنے والے ہیں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام کا درد احمدیوں کے دلوں میں نہیں۔ وہ احرار جو یہ کہتے ہیں۔ کہ احمدی اسلام کے دشمن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عناد رکھنے والے ہیں۔ میں انہیں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندہ ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں اور ہمارے متعلق کہتے ہیں۔ کہ ہم چھپن ہزار ہیں گو نہ یہ صحیح ہے۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندہ ہیں۔ اور نہ یہ صحیح ہے۔ کہ ہماری تعداد چھپن ہزار ہے۔ مگر ان کے مونہہ کا دعوےٰ چونکہ یہی ہے۔ اس لئے بغرض محال اسے درست تسلیم کرتے ہوئے میں کہتا ہوں۔ کہ اگر وہ اپنے دعوئی میں سچے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ وہ بے ہودہ طریق پر لڑیں۔ اور گند پھیلائیں۔ کیوں قرآن مجید کے اس بیان کردہ معیار کے مطابق آپس میں فیصلہ نہیں کر لیتے۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو آئیں اور غیر قوموں یعنی ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کو مسلمان بنانے کے لئے وہ بھی قربانیاں کریں اور ہم بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ بھی آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کو لے کر اشاعت اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کر کے دکھائیں۔ اور ہم بھی اپنے چھپن ہزار افراد کو لے کر مالی اور جانی قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر دنیا پر خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون اسلام کی محبت کے دعوی میں سچا ہے۔ اور کون کاذب۔ کون اپنے مونہہ کی لاف و گزاف سے دنیا کو قائل کرنا چاہتا ہے اور کون عملی رنگ میں اسلام سے اپنی محبت کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ صرف مونہہ سے اسلام کی محبت کا دعوےٰ کرنا تو ایسا ہی ہے جیسے کہتے ہیں سوگز واروں گز بھر نہ پھاڑوں۔ ہم سے جانی اور مالی قربانیوں میں مقابلہ کر لیں۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ کون اسلام کا سچا درد اپنے سینہ میں رکھتا ہے"

حقیقی مسلمان ہونے کے متعلق فیصلہ کرنے کا یہ کیسا آسان اور واضح طریق ہے احراریوں کے دلوں میں اگر اسلام سے کچھ بھی محبت ہوتی۔ اور اس کے لئے کچھ بھی قربانی کر سکتے تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ اس طریق فیصلہ کو منظور نہ کرتے لیکن جیسا کہ توقع تھی۔ انہوں نے اس مقابلہ سے راہ فرار اختیار کر لی ہے۔ اور عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے اسے بالکل غلط پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ مجلس احرار کے جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی اظہر نے ۱۹ مارچ لاہور کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"ہمیں مالی اور جانی قربانی کا چیلنج دیا جاتا ہے لیکن پہلے اپنے والد مرزا غلام احمد کا جہاد والا اعلان منسوخ کرو جس میں اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جہاد کرنا منسوخ کیا جاتا ہے۔ اگر جہاد منسوخ کیا گیا ہے۔ تو پھر مالی اور جانی قربانی کا چیلنج دینے کی ضرورت کیوں ہوئی"

(احسان ۲۱ مارچ)

ان الفاظ کو پڑھ کر کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا۔ ہماری طرف سے کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ احرار آئیں۔ اور غیر قوموں یعنی ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کو مسلمان بنانے کے لئے وہ بھی قربانیاں کریں۔ اور ہم بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ بھی آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کو لے کر اشاعت اسلام کے لئے جانی اور مالی قربانیاں کر کے دکھلائیں اور ہم بھی اپنے چھپن ہزار افراد کو لے کر مالی اور جانی قربانیاں کرتے ہیں۔ پھر دنیا پر خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کون اسلام کی محبت کے دعوے میں سچا ہے۔ اور کون کاذب" لیکن جواب یہ دیا جاتا ہے۔ کہ "اگر جہاد منسوخ کیا گیا ہے۔ تو پھر مالی اور جانی قربانی کا چیلنج دینے کی ضرورت کیوں ہے" ہمارے نزدیک تو جہاد کا قطعاً یہ مفہوم نہیں ہے۔ کہ غیر قوموں کو مسلمان بنانے کے لئے ان پر تلوار چلائی جائے۔ اور اسی مفہوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منسوخ کیا ہے لیکن اگر احراری جہاد کا یہی مطلب سمجھتے ہیں تو انہیں اس سے کیا۔ کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔ وہ جہاد کا جو مطلب سمجھتے ہیں۔ غیر قوموں کو مسلمان بنانے کے لئے اسی پر عمل کریں۔ وہ تلوار چلائیں۔ توپ و تفنگ استعمال کریں۔ مگر ہم جو مفہوم سمجھتے ہیں۔ یعنی دلائل کے ساتھ اسلام کا قائل کرنا اس پر ہم عمل پیرا ہونگے۔ پھر نتیجہ دنیا کے سامنے آجائے گا۔ اور وہ دیکھ لے گی۔ کہ اشاعت اسلام میں کامیابی کسے ہوتی ہے۔ اور ناکام کون رہتا ہے۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ احراریوں کے لئے یہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ اور وہ اس معیار کے رو سے فیصلہ کرنے کی طرف قطعاً نہ آئیں گے ::

حضرت امیر المومنین کا ۲۲ مئی کا خطبہ جمعہ

خاص طور پر دعائیں کرو اور سات ہفتے ہر جمعرات روزہ رکھو

۲۲ مارچ ۳۵ سنہ ء کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں فرمایا۔ کہ جماعت کو سات روزے رکھنے۔ اور اس فتنہ کے بارے میں جو جماعت کے خلاف اُٹھ رہا ہے۔ دُعائیں کرنے کی جو تحریک کی گئی تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے سلسلہ کے اخبارات نے اس کو وُہ اہمیت نہیں دی۔ جو دینی چاہیئے تھی۔ یعنی اس اعلان کو صرف ایک دفعہ شائع کرکے بند کر دیا۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ بار بار اور مختلف شکلوں میں اسے دوستوں کے سامنے لایا جاتا اور اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں۔ ایسے ہزاروں لوگ ہونگے۔ جو گزشتہ جمعرات کو ہمارے ساتھ دعاؤں میں شریک نہ ہوسکے ہونگے۔ اجتماعی عبادت اور اجتماعی دُعا، انفرادی عبادت اور دعا سے زیادہ درجہ رکھتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے دن مخصوص کر دیئے اور جماعت سے خواہش کی۔ کہ انہی دنوں میں روزے رکھیں۔ اور تمام جماعت خصوصیت سے ان دنوں میں عبادت کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کا فضل طلب کرے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اس خطبہ کے ذریعہ میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وُہ اس تحریک کو معمولی نہ سمجھے بلکہ جو طاقت رکھتے ہوں۔ وُہ یہ روزے ضرور رکھیں۔ میں نے دو ہفتے قبل اس لئے تحریک کی تھی۔ کہ بیرونی ممالک کے احمدی بھی پانچ روزے رکھ سکیں۔ جو لوگ طاقت رکھتے ہوں۔ وُہ روزے ضرور رکھیں۔ اور دُعا ہر ایک کرے۔ حتیٰ کہ بچے اور عورتیں بھی روزانہ دعاؤں میں لگی رہیں ؛

اس کے بعد حضور نے ان دعاؤں کا مفہوم بیان فرمایا۔ جن کے ان ایام میں خاص طور پر مانگنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِی وَانْصُرْنِی وَارْحَمْنِی اس زمانہ کے لئے اسم اعظم ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا۔ اس لئے یہ دُعا کثرت کے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی صفت حفیظ۔ نصیر یا ناصر اور رحیم یا رحمٰن سے مدد مانگی گئی ہے اللہ تعالےٰ کی مختلف صفات مختلف زمانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور اس دُعا سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے ساتھ ان صفات کا خصوصیت سے تعلق ہے۔ اور دوسری دُعا جو میں نے بتائی تھی۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ یہ دُعا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان ایام میں بالخصوص مانگا کرتے تھے۔ جب کوئی قوم اسلام کو نقصان پہونچانے کے درپے ہوتی۔ اور آج کل ہماری بھی ایسی ہی حالت ہے۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ یہ دُعا بھی کرنی چاہیئے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دُعا جمع کے صیغہ میں بھی کی جاسکتی ہے اور ایسا کرنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں دخل اندازی نہیں ہے ؛

پھر موجودہ مخالفانہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

آج کل ہمارے خلاف طرح طرح کی شرارتیں کی جارہی ہیں۔ ہم آرام سے قادیان میں بیٹھے ہیں۔ مگر کہدیا جاتا ہے۔ کہ یہ فساد کرتے ہیں انہوں نے حکومت کے افسروں کو حرامزادہ کہا ہے ہمارے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ بولنے والوں کو سچا کہا جاتا ہے۔ ہمیں مسل ڈالنے کچل دینے۔ اور تباہ کر دینے کی کوششیں ہورہی ہیں۔ رعایا کی مختلف اقوام کے ساتھ اس معاملہ میں بعض سرکاری افسر بھی مل گئے ہیں۔ ہم ان سب کا مقابلہ صرف دعاؤں سے کرسکتے ہیں۔ ورنہ ہمارے لئے اور کوئی صورت نہیں۔ لڑائی ہمارے لئے کسی صورت میں جائز نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے مبعوث فرمایا ہے تا دُنیا پر ثابت کرے۔ کہ اسلام دلائل کے ذریعہ پھیل سکتا ہے۔ اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک شاگرد دلائل سے پھیلا سکتا ہے۔ تو خود آپ کو اس کی اشاعت کے لئے تلوار کی کیا ضرورت ہوسکتی تھی۔ پس ہماری کامیابی کی صورت یہی ہے۔ کہ ہم دعاؤں میں لگے رہیں۔ ان دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ یا تو ان لوگوں کے سینوں کو حق کے قبول کرنے کے لئے کھول دے گا۔ اور یا ان کے ہاتھوں کو روک کر اسلام کو ان کے نقصان سے بچالے گا۔

یہ خطبہ اس قدر رقت خیز اور درد سے لبریز تھا۔ کہ سامعین کی چیخیں نکل گئیں۔ مفصل انشاء اللہ العزیز جلد شائع کیا جائے گا ؛

قادیان کے متعلق ایک مجذوب درویش کا بیان

فضل حق خان صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کو میں اپنے گاؤں فیض اللہ چک سے نماز جمعہ کے لئے قادیان آرہا تھا۔ کہ رستہ میں نہر کے پاس موضع ٹھکر سندھو کے تکیہ میں ایک راہ گیر درویش سستانے کے لئے بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے پاس جاکر نام پوچھا تو اس نے بتانے سے انکار کر دیا۔ مگر دوران گفتگو میں کہا۔ کہ دین کا چراغ قادیان سے روشن ہوا ہے۔ اور اس کا نور ساری دُنیا پر پھیل جائے گا۔ نیز کہا۔ کہ مجھے خدا کی جناب سے علم ہوچکا ہے۔ کہ احرار کا فتنہ جلد مٹ جائے گا۔ وُہ وقت قریب ہے جب لوگ جوق در جوق احمدیت میں داخل ہونگے نیز کہا۔ کہ میں نے تصور میں دیکھا ہے۔ کہ قادیان کے مینارہ پر ایک نورانی ستارہ کچھ دنوں سے رات کے دو تین بجے نظر آتا ہے۔ جو کہ اب چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوچکا ہے اس کی نورانی کرنیں تمام دُنیا پر پھیلتی جارہی ہیں۔ اس درویش نے مجھے ہدایت کی کہ آج کا جمعہ قادیان کی مسجد اقصےٰ میں جاکر پڑھنا۔ اور جب میں نے بتایا۔ کہ میں احمدی ہوں اور اسی غرض سے قادیان جارہا ہوں۔ تو بہت خوش ہوا ؛

قادیان سے گورداسپور کو سپیشل ٹرین

قادیان ۲۲ مارچ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے گورداسپور برائے شہادت تشریف لے جانے کے سلسلہ میں محکمہ ریلوے کی طرف سے سپیشل ٹرین کا انتظام ہوگیا ہے۔ جو کل صبح سات بجکر ۴۲ منٹ پر قادیان سے روانہ ہوگی۔ اور ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر گورداسپور پہونچے گی۔ پھر وہاں سے بعد دوپہر چار بجکر ۴۵ منٹ پر روانہ ہوگی۔ اور ۶ بجکر ۳۳ منٹ پر قادیان آجائے گی ؛

احباب بتعداد کثیر اس گاڑی میں گورداسپور جانے کے لئے تیار ہیں۔ بہت سے ٹکٹ آج ہی خرید لئے گئے ہیں ؛

کراچی میں مسلمانوں کو اشتعال دلانے کا ہولناک نتیجہ

پچھلے دنوں کراچی میں ایک شخص عبدالقیوم نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے ایک ہندو پر جو قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ وہی اس لحاظ سے کچھ کم افسوسناک نہ تھا۔ کہ غلط کار اور گمراہ کرنے والے لوگوں نے ایک کوتہ اندیش کو مصیبت میں پھنسا دیا۔ لیکن اس کے بعد اس شخص کی بے جا تعریفیں کرکے اس کے فعل کو حق بجانب بتا کر اور اس قسم کے ارتکاب کو ہر مسلمان کا فرض قرار دے کر جو بارود تیار کیا جا رہا تھا۔ اس پر باوجود کراچی کے حکام کی طرف سے تمام انسدادی تدابیر اختیار کرنے کے ۱۹ مارچ کو یہ خبر چنگاری بن کر گری۔ کہ عبدالقیوم کو پھانسی دیدی گئی ہے۔ اور وہ یکدم بھڑک اٹھا۔

کہا جاتا ہے۔ کہ اس خبر کے مشہور ہوتے ہی کم و بیش ایک لاکھ کی تعداد میں مسلمان ڈسٹرکٹ جیل کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور جیل کے سامنے مظاہرے کرنے شروع کر دیئے۔ حکام نے لاش کو ایک قبرستان میں پہونچا دیا۔ جہاں مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے بعد ایک بات تو یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ لاش کو دفن کر دیا گیا جسے مشتعل ہجوم نے قبر سے نکال کر جلوس نکالنا چاہا۔ اور دوسری یہ کہ دفن کرنے سے قبل لاش کو قبرستان سے اٹھا کر جلوس تیار کر لیا گیا مسلمانوں کا ایک بہت بڑا ہجوم جو پھانسی پانے والے کی ہمدردی میں مظاہرہ کر رہا تھا۔ چونکہ بہت مشتعل تھا۔ اور اس وجہ سے نقص امن کا خدشہ تھا۔ اس لئے پولیس نے جلوس نکالنے کی اجازت نہ دی۔ اور ہر ممکن کوشش کی۔ کہ ہجوم منتشر ہو جائے مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ عین اس وقت ایک فوجی لاری جس میں گورے سپاہی تھے۔ موقع پر پہونچ گئی۔ ہجوم نے گوروں پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ جن سے ایک افسر مجروح ہو گیا۔ ہجوم نے لاری کی ہڈ بھی علیحدہ کر دی جب دیکھا گیا۔ کہ ہجوم پر قابو پانا مشکل ہو رہا ہے۔ تو مزید فوج طلب کر لی گئی۔ ہجوم کو پھر منتشر ہونے کے لئے کہا گیا۔ اور ڈرانے کے لئے ہوا میں فائر کئے گئے۔

لیکن ہجوم بہت زیادہ مشتعل ہو گیا جس پر فوج نے گولی چلا دی۔ اس طرح ہجوم منتشر ہو گیا۔ اور اپنے پیچھے بہت سے مقتول اور مجروح چھوڑ گیا۔ جن کی تعداد آخری اطلاع کے مطابق ۴۷ مقتولین۔ ایک سو کے قریب شدید مجروحین اور اتنے ہی خفیف زخمیوں پر مشتمل بتائی جاتی ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں زیادہ تعداد بیرونجات کے گمراہ اشخاص کی ہے۔ جن میں اکثریت ساحل مکران کے مکرانیوں اور سرحدی لوگوں کی ہے

یہ نہایت ہی المناک حادثہ جس میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی ہے۔ نتیجہ ہے ان بیدرد اور سنگدل لوگوں کی کوششوں کا جنہوں نے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرکے انہیں موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ ممکن ہے اس میں بعض حکام کی بے احتیاطی کا بھی کچھ دخل ہو۔ اور اس کے متعلق حکومت کو پوری تحقیقات کرنی چاہئے۔ لیکن اگر عوام کو مسلسل کئی ماہ سے مشتعل نہ کیا جاتا۔ تو یہاں تک نوبت نہ پہونچتی۔ اور اس قدر مسلمانوں کی جانیں رائگاں نہ جاتیں۔ اب وہ لوگ تو چین سے اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ جو اس شرارت کے بانی مبانی ہیں۔ اور بیچارے عوام کے گھروں میں ماتم بپا ہے وہ رونے پیٹنے میں مصروف ہیں۔ اور ان کا اب کوئی پرسان حال نہیں۔

بیچارے عوام کو گمراہ کرکے اس قسم کی مصیبت میں پھنسانے کا یہ پہلا واقعہ نہیں۔ جو سرزمین ہند میں رونما ہوا۔ بلکہ اس قسم کے حادثات پہلے بھی کئی مقامات پر ہو چکے ہیں۔ اور جب تک وہ لوگ موجود ہیں جو عوام کو اشتعال دلا کر مصیبت میں ڈالنا اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھتے ہیں اس وقت تک ایسے حادثات کے بند ہونیکی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ مسلمانوں کے راہنما کہلانے والے ہی ان کے مصائب کا باعث ہیں۔ کاش عوام اس قابل ہو جائیں۔ کہ گمراہ

مولوی ثناء اللہ صاحب پر کفر کا فتویٰ

آج جو لوگ احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگا کر ان کے مسلمان ہونے بلکہ مسلمان کہلانے کے بھی روادار نہیں۔ ان کے متعلق دعویٰ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ خود ایک دوسرے کے فتویٰ کفر کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اور اگر کسی کے فتویٰ کفر لگانے سے کسی کو مسلمان کہلانے کا حق نہیں رہتا۔ تو آج کوئی فرقہ ایسا نہیں ہے۔ جو مسلمان کہلا سکے۔ کیونکہ ہر ایک پر کفر کا فتوے لگ چکا ہے۔ اور نہایت ہی ادنٰے اور معمولی باتوں پر لگ چکا ہے۔

حال ہی میں "امرت سر کے علماء احناف و اہلحدیث کا متفقہ فتویٰ" مولوی ثناء اللہ صاحب کے خلاف اس بناء پر شائع ہوا ہے۔ کہ ان کے مطبع میں غیر مسلموں کی مذہبی تحریرات چھپتی ہیں۔ اور اعلان کیا گیا ہے۔ کہ "اہل اسلام پر فرض ہے۔ کہ مالک مطبع (مولوی ثناء اللہ) کو ما انزل اللہ کی طرف دعوت دیں۔ اور اس کو دین الٰہی اور صراط مستقیم پر پہونچانے کی سعی بلیغ کریں یہاں تک کہ رجوع الیٰ امر اللہ کرے۔"

اب کہاں ہیں وہ احراری جنہوں نے بقول خود اسلام کی حفاظت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ جو ہر فتویٰ زدہ کو مسلمانوں سے الگ کرانا بہت بڑی اسلامی خدمت سمجھتے ہیں۔ جو ان لوگوں کو جن کے خلاف علماء کفر کا فتوے لگائیں کشتنی اور گردن زدنی قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے علماء امرت سر کے فتوے کی وجہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہم خیالوں کے خلاف کیا اسلامی خدمت سرانجام دی ہے۔ اور ان کو مسلمانوں کے زمرہ سے نکال کر غیر مسلموں میں شمار کرانے کے لئے کیا کیا ہے۔ اگر کچھ نہیں کیا۔ یا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان کے علماء کے کفر کے فتوے خود ان کے نزدیک بھی بیہودہ کھیل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔

"تبت یدا ابی لہب" اور "زمیندار"

"تبت یدا ابی لہب" کے عنوان سے الفضل کے گزشتہ پرچوں میں "زمیندار" کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق "زمیندار" کے "علامہ رشدی" نے لکھا ہے۔ کہ

"اگر مرزائی یہ کہیں کہ مولانا مرزائیوں کے خلاف مضامین لکھتے تھے۔ اس لئے ان کا ہاتھ مضروب ہوا۔ تو بھی وہ جھوٹے ٹھیر یں گے۔ کیونکہ مولانا کے جس ہاتھ میں چوٹ آئی ہے۔ وہ بایاں ہے مولانا کا دایاں ہاتھ اس وقت بھی بالکل صحیح وسلامت ہے۔ اور بفضلہ تعالٰے اب بھی جس وقت وہ چاہیں اپنے نامہ رنگین بیان کو باطل پرستوں کو تگنی کا ناچ نچانے کے لئے حرکت میں لا سکتے ہیں۔"

مطلب یہ کہ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ مولوی ظفر علی اپنے ہاتھوں کے مضروب ہونے کی وجہ سے ان ایام میں لکھنے سے معذور ہو گئے۔ تو پھر ان کے تبت یدا ابی لہب کا مصداق بننے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ معلوم ہوتا ہے۔ "علامہ رشدی" نے مولوی صاحب کو ان دنوں دیکھے بغیر یہ لکھ دیا ہے۔ اور اسے اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ "زمیندار" ان کی صحت کے متعلق کیا لکھ چکا ہے۔ ورنہ وہ ہرگز مندرجہ بالا سطور نہ لکھتا زمیندار نے اپنے ۱۹ مارچ کے پرچہ میں مولوی ظفر علی کی صحت کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اس میں صاف طور سے لکھا ہے۔ کہ "آپ سردست لکھنے سے قاصر ہیں" ان الفاظ کو پڑھکر امید ہے۔ "علامہ رشدی" کو مولوی صاحب کے تبت یدا ابی لہب کا مصداق سمجھنے میں کوئی شک باقی نہیں رہے گا۔

جماعت احمدیہ غیر مسلموں کی نظر میں!

(سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

ہندوستان اور ہندوستانیوں کے معاملات سے دلچسپی رکھنے والے اور بالخصوص مسلمانوں کے بہی خواہ سابق حکمرانوں اور ماہرین تعلیم اور جوٹی کے مسیحی پادریوں نے جماعت احمدیہ کی نسبت جو کچھ کہا اور لکھا ہے۔ اس کا مفہوم خلاصتاً بیان کرنا ناظرین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگا۔

(۱)

(۱) کابل میں امن پسند احمدیوں کی سنگساری پر دیوبندیوں اور مولوی ظفر علی خاں اور اس کے ہم نوا احراریوں کی علانیہ ستائش پر پنجاب کے ایک سابقہ گورنر نے ایک انگریزی رسالہ میں لکھا۔ مجھے یہ پڑھکر بڑا صدمہ ہوا کہ مسلمانوں کی ایک درسگاہ کے کارکنوں نے کابل میں احمدیوں کی سنگساری کو جائز قرار دیتے ہوئے علانیہ اظہار خوشنودی کیا ہے حالانکہ میرا ذاتی علم و تجربہ ہے۔ کہ احمدی جماعت نہایت خاموش اور انتہائی امن پسند جماعت ہے

(۲)

سر تھیوڈ ماریسن سابق پرنسپل علی گڑھ نے امپیریل انسٹی ٹیوٹ لندن میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر کے وقت سلطنت برطانیہ کے چند زندہ مذاہب کی کانفرنس کے ایک جلسہ میں تقریر صدارت کرتے ہوئے کہا۔

میں خوش قسمت ہوں۔ کہ مسلمانوں کے اندر ایک امن پسند تحریک دیکھنے کو وقت تک زندہ ہوں۔

(۳)

ڈاکٹر سیموئل زویمر۔ جو مسیحی دنیا میں اسلامی معاملات پر نہایت معتبر شاہد متصور ہوتے ہیں اور واقعہ میں مسلمانوں سے زیادہ اسلامی دنیا سے واقف ہیں۔ اور احمدی جماعت کی تبلیغی کوششوں کو بالخصوص منطقہ حارہ افریقہ میں موجودہ زمانہ کا نہایت بلند پایہ مسئلہ سمجھتے ہیں۔ "مسلم ورلڈ" قاہرہ میں لکھتے ہیں کہ احمدی جماعت جوش و ایثار سے تبلیغ دین میں مصروف ہے۔ سیاسیات سے مجتنب ہے اگرچہ ان کی روش جارحانہ اور باتیں کڑوی ہیں۔ مگر ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ بانی سلسلہ مرزا غلام احمد بڑے پائے کے انسان تھے۔

زمیندار کی غلط بیانی

اخبار زمیندار مورخہ ۲۰ مارچ ۳۵ء میں "ایک مرزائی ڈاکٹر آغوش اسلام میں" کے زیر عنوان لکھا ہے۔ کہ "بٹالہ کے ایک ڈاکٹر ابراہیم صاحب مرزائیت سے تائب ہو کر پھر اسلام کی آغوش میں آگئے ہیں"۔ حالانکہ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب بفضل خدا بدستور احمدی اور خادم سلسلہ ہیں۔ اور اخبار زمیندار کے جھوٹے نامہ نگار پر لعنت بھیج رہے ہیں

(نامہ نگار)

مسلمانان فیض آباد سے

احراریوں کا تغافل

فیض آباد۔ ۱۹ مارچ (بذریعہ ڈاک) پانچ آدمیوں کا ایک جتھہ شاہجہانپور عید منانے گیا۔ جسے گرفتار کر لیا گیا۔ دوسرے جتھہ پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اسکے بعد کوئی جتھہ نہیں گیا۔ ۱۷۔ ۱۸ مارچ کی درمیانی رات ایک موضع ردولی جو کہ فیض آباد سے ۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہندوؤں نے مسجد کے ایک مینار ۳ گنبد اور دروازہ توڑ دیا۔ احراریوں کو مسلمانوں نے بڑے دردناک خطوط لکھے ہیں۔ لیکن ان کو سانپ سونگھ گیا۔

جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کا جلسہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری کا نہایت شاندار اجلاس انشاءاللہ مورخہ ۵ لغایت ۷ اپریل بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ہوگا جسمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بڑے بڑے مقرر تشریف فرما ہونگے۔ اس جلسہ میں ضلع کے ہر احمدی کا شریک ہونا ضروری ہے۔ ارد گرد کے تمام احمدی احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے غیر احمدی دوستوں سمیت تشریف لاکر۔ [illegible] (غلام حسن سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ضلع منٹگمری)

ضروری خبریں!

وزیر اعظم برطانیہ نے ۲۰ مارچ کو پارلیمنٹ میں انڈیا بل پر اعتراضات کے جواب میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب یہ بل پاس ہو جائیگا۔ تو والیان ریاست کو فیصلہ کرنا پڑیگا اگر وہ شامل ہوئے تو فیڈریشن قائم ہو سکیگی ورنہ نہیں۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ انڈیا بل کی کمیٹی سٹیج پر آئندہ بدھ اور جمعرات کو بحث ہوگی۔

اسمبلی کے اجلاس میں ۱۲ مارچ کو کراچی فائرنگ کے واقعہ پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش ہوئی۔ مسٹر گابا نے کہا۔ کہ اس معاملہ کے متعلق جلد از جلد تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہونی چاہئے۔ بعض سکھ اور ہندو ممبران کی طرف سے تحریک کی مخالفت کی گئی لیکن مسلمانوں نے اس کی پر زور حمایت کی۔ سر ہنری کریک نے جواب میں ایک لمبی تقریر کی لیکن اجلاس کے اختتام تک کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

دارالعوام میں ۱۲ مارچ کو حادثہ کراچی کے متعلق بیان دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا کہ فائرنگ بہت احتیاط سے کیا گیا۔ لیکن چونکہ ہجوم بہت زیادہ تھا۔ اور فاصلہ بھی کم تھا۔ اس لئے حوادث زیادہ ہوئے۔ مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے انسانیت اور عقل سے کام لیا جانا چاہئے۔ بجائے اس کے کہ گولیاں چلائیں۔ کیوں نہ رلانیوالی گیس کے ذریعہ انہیں منتشر کر دیا جائے۔ وزیر ہند نے کہا۔ کہ پنجاب میں اس گیس کا استعمال قبل ازیں ہو چکا ہے۔ اور آئندہ بھی اس تجویز پر غور کیا جائیگا۔ مگر وہ فوج یا پولیس پر کوئی الزام دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

برطانوی پارلیمنٹ میں ۱۲ مارچ کو تقریر کرتے ہوئے ایک ممبر نے کہا۔ کہ جرمنی نے ہمیں چیلنج دیکر جنگ میں دھکیلنے کی کوشش کی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تہذیب و تمدن تباہ ہو جائیگا۔ سر جان سائمن وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ وہ جرمنی جا رہے ہیں۔ اس لئے ایسے مباحثات کو فی الحال ملتوی رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ایسے مواقع پر مناسب یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنی آراء کے اظہار کے بجائے دوسروں کے خیالات معلوم کئے جائیں۔

لاہور۔ ۱۷ مارچ۔ "مولانا ظفر علی خاں کی طبیعت گذشتہ دو یوم سے سخت ناساز ہے ڈاکٹروں نے آج پھر آپ کا طبی معائنہ کیا۔ ان کے بعد شفاءالملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نے بھی آپ کا معائنہ کیا۔ اور بتایا۔ کہ آپ چیچک میں مبتلاء ہیں۔ مولانا نے گذشتہ شب نہایت بے چینی سے گذاری۔ بخار تاہنوز نہیں اترا۔ بلکہ گذشتہ رات کافی حرارت رہی ہاتھ کی شکستہ ہڈی میں بھی تاحال درد ہے شکستہ حصہ پر پلاسٹر آف پیرس کا لیپ کیا گیا ہے۔ لیکن ابھی درد میں افاقہ نہیں"۔ (از زمیندار ۱۲ مارچ)

مسٹر تصدق احمد خاں شروانی۔ ایم۔ ایل۔ اے دہلی سے ۲۱ مارچ کی اطلاع کے مطابق تشویشناک طور پر علیل ہیں۔ سر کے پچھلے حصہ کی باریک رگوں میں ورم ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے۔ کہ حالت مخدوش ہے۔ آپ کانگریسی لیڈروں میں سے ہے۔

لاہور۔ ۲۰ مارچ۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنجاب کے سلور جوبلی فنڈ میں سے کم از کم ستر فیصدی پنجاب کے اخراجات کے لئے واپس ارسال کر دیا جائے۔

ریگا سے ۲۰ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی کی تجدید اسلحہ کی حکمت عملی سے روس میں ایک ہیجان بپا ہو گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں لینن گریڈ میں ۱۱۰۰ بڑے بڑے سرمایہ دار گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار شدگان میں ۲۴ سابق شہزادے ۳۳ کاؤنٹ ۷۵ بیرن اور چھ سو ساٹھ بڑے بڑے افسر ہیں۔ ان میں سے اکثر پر غیر ممالک کی طرف سے جاسوسی کا الزام ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی